گلستان

نعت و منقبت

مولانا فرید احمد شکوہی مداری

Www.Madaarimedia. Com

حمد

دل میں ہو عشقِ مصطفےٰ یا رب
جب بھی ہو میرا خاتمہ یا رب
آیا لب پر یہ بر ملا یارب
تجھ کو ہر حمد ہے روا یارب
تھا برا ہو گایا بھلا یارب
جس پہ ترا کرم ہوا یارب
اک سوا ترے میں کہاں جاؤں
سن لے میری بھی التجا یارب
پنجتن پاک کے توسل سے
بخش دے میری ہر خطا یا رب
زندگی پا گیا دو عالم میں
راہ میں تری جو مرا یا رب
کہہ دیا لا علاج۔۔۔۔۔۔ دنیا نے
بخش دے مجھ کو تو شفا یارب
دے دیا تو نے اپنی رحمت سے
صدقہ۔۔۔۔ شاہِ انبیا یا رب
حشر میں اوڑھنے کو مل جائے
ترے الطاف کی ردا یا رب
ہو فریدِ حزیں پہ چشمِ کرم
یہ ہے مجبور و بے نوا یا رب

حمد

پہلے خدائے پاک کی حمد وثنا کرو
پھر اس کے بعد ذکرِ شہہِ انبیاء کرو
خوف الٰہی دل میں ہمیشہ رکھا کرو
اس کی رضا پہ صابر و شاکر رہا کرو
اک کام میں بتاتا ہوں اس کو کیا کرو
دل کا سکون چاہو تو ذکرِ خدا کرو
چاہو اگر جو قربِ خدا و رسول تم
اسلامی راستے پہ ہمیشہ چلا کرو
دی ہے خدائے پاک نے دولت اگر تمہیں
کچھ اس کے نام پاک پہ صدقہ کیا کرو
عدلِ عمر سبھی کو سبق دے رہا ہے یہ
جب بھی کرو تو مومنو حق فیصلہ کرو
ہونا جو چاہتے ہو دو عالم میں کامیاب
تو پنج وقتہ آپ نمازیں پڑھا کرو
ہے مشورہ فرید کا اے دوستو تمھیں
جو کام بھی کرو تو ہمیشہ بھلا کرو

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف

مری زندگی ہے عطائے محمد
مرے قلب میں ہیں سمائے محمد

بکھرتے ہیں ہر سمت رحمت کے موتی
لبوں پر ہے میرے ثنائے محمد

نہیں ان کی مرضی میں تفریق کوئی
خدا کی رضا ہے رضائے محمد

خطا بخش دے میری امت کی مولٰی
ہر اک وقت تھی یہ دعائے محمد

زمیں آسماں کیا مہہ و کہکشاں کیا
بنے ہیں دو عالم برائے محمد

بروزِ جزا سر چھپانے کے خاطر
بڑے کام آئی ردائے محمد

نہیں کچھ کمی اس کو دونوں جہاں میں
فریدِ نوا ہے گدائے محمد

نعت شریف

اگر مصطفٰی کی عنایت نہ ہوتی
تو مجھ سے بیاں ان کی مدحت نہ ہوتی

یہ سچ ہے کسی کی ولادت نہ ہوتی
اگر نورِ احمد کی خلقت نہ ہوتی

تبسم کا ان کے نہ فیضان ملتا
تبسم میں میرے نزاکت نہ ہوتی

نہ محفوظ رہ پاتی دیں کی عمارت
جو سبطِ نبی کی شہادت نہ ہوتی

نہ ہوتا جو روضہ یہاں مصطفٰی کا
تو طیبہ کو حاصل یہ شہرت نہ ہوتی

اگر مجھ پہ ہوتا نہ لطفِ محمد
تکلم میں میرے لطافت نہ ہوتی

بروزِ جزا جانے کیا حشر ہوتا
اگر کملی والے کی رحمت نہ ہوتی

رخِ نازنیں کا جو صدقہ نہ ملتا
مہہ و کہکشاں میں یہ رنگت نہ ہوتی

فریدِ حزیں نعت گوئی تھی مشکل
اگر تجھ پہ آقا کی شفقت نہ ہوتی

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

نعت شریف

مدحتِ مصطفیٰ کی جزا مل گئی
حشر میں رحمتوں کی ردا مل گئی

لائقِ رشک ہیں جن کو سرکار کے
عشق کی نعمتِ بے بہا مل گئی

کون ہے خلد جانے سے جو روک لے
مجھ کو حسنین کی جب رضا مل گئی

مل گیا میرے دل کو قرار و سکوں
جب دیارِ نبی کی ہوا مل گئی

اب کسی بھی دوا کی ضرورت نہیں
ان کے قدموں کی خاک شفا مل گئی

نقشِ پائے محمد پہ جو چل پڑے
ان کو ہر منزلِ ارتقا مل گئی

سرخرو ہو گیا تو فریدِ نوا
جب تجھے تیری ماں کی دعا مل گئی

نعت شریف

موتیوں کی لڑی پروتے ہیں
آنسوءوں سے گناہ دھوتے ہیں

رات بھر جاگ کر مرے آقا
اپنی امت کے غم میں روتے ہیں

عشق و الفت میں وہ مکمل ہیں
ہجرِ محبوب میں جو روتے ہیں

رکھتے ہیں ٹھوکروں میں سلطانی
جو غلامِ رسول ہوتے ہیں

دیکھو مولیٰ علی شبِ ہجرت
چین سے گھر نبی کے سوتے ہیں

مصطفیٰ فاطمہ علی حسنین
پنجتن میں شمار ہوتے ہیں

بھول کر ہم فرید حکم خدا
عمر غفلت میں اپنی کھو تے ہیں

نعت شریف

مناتے تھے خوشی سب جھوم کر گھر گھر مدینے میں
جو ہجرت کرکے آئے شافعِ محشر مدینے میں

کسی دن خواب میں نورِ مجسم اتنا فرما دیں
سنا دیوانے ہم کو نعت اب آ کر مدینے میں

خدایا زندگی میں میری یہ لمحات آجائیں
گزاروں رات مکہ میں رہوں دن بھر مدینے میں

میرے سرکار کی اس پر شفاعت ہوگئی واجب
زیارت کر لے جو بھی روضے کی جاکر مدینے میں

بہارِ جنتِ رضواں بہت مشہور ہے لیکن
نظارہ ہے بہار خلد سے بڑھ کر مدینے میں

چمکتے اور دمکتے ہیں دو عالم نور سے جس کے
لگا یا رب نے ہے وہ نور کا ٹاور مدینے میں

زمین و آسماں میں وہ جگہ سب سے معظم ہے
نبی کی جس جگہ ہے تربتِ اطہر مدینے میں

نہ ہو آواز اونچی شاہِ دیں کے آستانے پر
ادب ملحوظ رکھنا مومنو جاکر مدینے میں

حیا صدق و سخا اور عدل کے گوہر لٹاتے تھے
ابوبکر و عمر عثمان اور حیدر مدینے میں

نہ دنیا کے نظاروں میں نہ خوشیوں کی قطاروں میں
سکوں و چین ملتا ہے ہمیں جا کر مدینے میں

فریدِ جعفری وہ شخص قسمت کا سکندر ہے
درِ خیرالامم کا جو بھی ہے نوکر مدینے میں

نعت شریف

کیوں چارہ گر کا گھومیئے احساں لیئے ہوئے
جب مصطفٰی ہیں درد کا درماں لیئے ہوئے

ان کو پکار عفو سے سی دیں گے آن میں
کیوں رو رہا ہے چاک گریباں لیئے ہوئے

ہو جائے کاش ہم پہ عنایت حضور کی
ہم ہیں ہجوم حسرت و ارماں لیئے ہوئے

محشر میں سب کہیں گے مبارک ہو مرحبا
بخشش کا جب وہ آئیں گے ساماں لیئے ہوئے

محشر کی تپتی دھوپ سے سرکارِ دو جہاں
محفوظ ہوں میں آپ کا داماں لیئے ہوئے

فرمایا مصطفٰی نے کہ آجاؤ عاصیوں
ہم پھر رہے تھے حشر میں عصیاں لیئے ہوئے

میں ہوں خدائے پاک کی حفظ و امان میں
آلِ نبی کا دامن و قرآں لیئے ہوئے

نازاں ہیں اے فرید مقدر پہ آمنہ
نبیوں کا اپنی گود میں سلطاں لیئے ہوئے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف

بلندی پہ چڑھنے کا زینہ ملا ہے
ہمیں تاجدارِ مدینہ ملا ہے

خلائق میں نورِ مجسم کے جیسا
زمانے میں ڈھونڈا کوئی نہ ملا ہے

برائے عبادت ہمیں مصطفٰی کا
یہ شعبان جیسا مہینہ ملا ہے

چمن کا ہر اک گل ادب سے یہ بولا
مجھے مصطفٰی کا پسینہ ملا ہے

نہ ان کو سمجھ اپنے جیسا بشر تو
سمجھ کا تجھے گر قرینہ ملا ہے

نہ کیوں ہم کریں ناز ان کے کرم پر
کرم ان کا روز و شبینہ ملا ہے

فریدِ نوا دل کی انگشتری کو
محمد کے جیسا نگینہ ملا ہے

نعت شریف

بگڑی قسمت اگر بنانا ہے
میں بتاتا ہوں اک ٹھکانہ ہے

جاؤ جاکر بنالو خود قسمت
بس درِ مصطفی پہ جانا ہے

اے خدا دل کو آئینہ کردے
اس میں عشق نبی بسانا ہے

علم دینِ نبی کی شمع سے
تیرگی جہل کی مٹانا ہے

اچھے اعمال ساتھ میں لے لو
آخرت کو اگر سجانا ہے

ہو کا عالم ہے جس طرف دیکھو
یہ زمانہ بھی کیا زمانہ ہے

جو مداوائے رنج وغم ہیں فرید
قصۂ غم انہیں سنانا ہے

نعت شریف

رحمتوں کا نشاں مدینہ ہے
بس اماں ہی اماں مدینہ ہے

درد مندوں کے واسطے ہر دم
راحتِ قلب و جاں مدینہ ہے

سب کو ملتا ہے بے حساب یہاں
کچھ نہیں این و آں مدینہ ہے

جب سے آقا نے رکھ دیئے ہیں قدم
تب سے دار الاماں مدینہ ہے

فاطمہ و حسن ہیں اور عابد
جلوہ فرما جہاں مدینہ ہے

جلوہ گاہِ شہہِ انام ہے یہ
اس لیئے میری جاں مدینہ ہے

سب سے افضل جہاں کے شہروں میں
واقعی بے گماں مدینہ ہے

نور والے کے نور کے صدقے
نور کی کہکشاں مدینہ ہے

اے فریدِ حزیں محبت کی
اک حسیں داستاں مدینہ ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف

غم مجھ کو نہیں کوئی دشوار مراحل میں
آقا مرے حامی ہیں پیچیدہ منازل میں

مصروف ہے بس مسلم دنیاوی مشاغل میں
دلچسپی نہیں اس کو کچھ دینی مسائل میں

اپنے ہوں کہ بیگانے سب جھوم اٹھے سن کر
جب ذکر کیا ان کا ہم نے کسی محفل میں

سب ڈھونڈھنے والوں نے ڈھونڈا کئے عالم میں
ان جیسا نہیں پایا عادات و خصائل میں

پیغامِ رسالت کی ترویج و اشاعت کو
سر لے کے چلے آئے ہم کوچہ قاتل میں

ادراک سے باہر ہیں اعداد سے بڑھ کر ہیں
کر پائے رقم کوئی کیا ان کے فضائل میں

اس دور میں دیکھو تو قرآنِ مقدس کو
جزدان کی زینت ہے یا پھر ہے حمائل میں

ہم کو تو فرید احمد بس ان کا سہارا ہے
دنیاوی مسائل میں اور اخروی منزل میں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف

نبی کا ذکر ہر اک صبح و شام کرتے ہیں
ہم اپنی روح کو یوں شاد کام کرتے ہیں

جو نوش حُبِ محمد کا جام کرتے ہیں
دیارِ عشق میں حاصل مقام کرتے ہیں

پئے اشاعتِ دیں اے صحابۂ آقا
تمہارے عزم کا ہم احترام کرتے ہیں

وہ دو جہاں میں صداقت کے تاجدار ہوئے
جو جان و مال سبھی ان کے نام کرتے ہیں

فرشتے صبح و مساء مصطفٰی کے روضے پر
جبینِ شوق سے جھک کر سلام کرتے ہیں

وہ امر امرِ موءکد ہوا شریعت میں
مرے حضور جسے بھی مدام کرتے ہیں

فرید ہوتے ہیں خوش ان سے سرورِ عالم
جو مدحِ حضرتِ عالی مقام کرتے ہیں

نعت شریف

دولت پسند ہے نہ امارت پسند ہے
مجھ کو درِ رسول کی خدمت پسند ہے
ہیں اور جن کو صرف امامت پسند ہے
مجھ کو مگر خدا کی عبادت پسند ہے
کتنا حسین ہے ترا اندازِ گفتگو
حق کو ترے لبوں کی حکایت پسند ہے
رب سے ڈرو نہ کذب بیانی کبھی کرو
صادق بنو کہ رب کو صداقت پسند ہے
جیسے ہے پیار آپ کو امت سے ہر گھڑی
ویسے خدا کو آپ کی امت پسند ہے
اصحابِ مصطفیٰ یہی کہتے تھے شوق میں
مولیٰ۔۔ ترے نبی کی رفاقت پسند ہے
تھوڑے پہ صبر کرنے کی عادت بنایئے
کیونکہ حبیبِ رب کو قناعت پسند ہے
پاکی کا ان کی ذکر کیا ہے قرآن میں
مولیٰ کو پنجتن کی طہارت پسند ہے

سب پر لٹاؤ گوہر اخلاق اے فرید
گرچہ زمانہ ہوگیا شدت پسند ہے

نعت شریف

سب-------------- سے سخی ہے
میرا -------------- نبی ہے
سرورِ-------------- دیں کی
شان -------------- بڑی ہے
عشقِ -------------- محمد
دل-------------- کی لگی ہے
ہستی-------------- تمہاری
دودھ -------------- دُھلی ہے
خلد-------------- بداماں
ان -------------- کی گلی ہے
در-------------- سے تمہارے
بس-------------- لو لگی ہے
میرا -------------- ٹھکانہ
شہرِ-------------- نبی ہے
ان -------------- کی محبت
دل-------------- میں بسی ہے
ان کی -------------- غلامی
ہم --------------کو ملی ہے

لب ----- پہ ------- ہمارے
نعتِ ------- نبی--------- ہے
میرا----------------- وظیفہ
نادِ ----------------علی ہے

میرا-------------------- مسیحا
زندہ ----------ولی-------ہے
آجا--------- فرید ------- آ
بزم--------- سجی------- ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف

غم ہوا کافور ہے ماہ ربیع النور سے
دل خوشی سے چور ہے ماہ ربیع النور سے

سرورِ دیں کی ولادت کا مہینہ آگیا
سب کا دل مسرور ہے ماہ ربیع النور سے

جو بھی ہے ابلیس کا ساتھی جہاں میں دوستو!
وہ------- بہت رنجور ہے ماہِ ربیع النور سے

جس جگہ ہوتی ہے میلاد محمد وہ جگہ
جلوہ گاہِ طور ہے ماہِ ربیع النور ہے

ہے عرب کی سر زمیں سے خود بخود ہی مٹ گیا
ظلم -------کا دستور ہے ماہ ربیع النور سے

ہر دکھی انسان یہ کہتا نظر آیا ہمیں
ہوگیا دکھ دور ہے ماہِ ربیع النور سے

بعثتِ خیر البشر پر اے فریدِ خوش ادا
چاروں جانب نور ہے ماہ ربیع النور سے

نعت شریف

جب دھوپ میں وہ شاہِ زمین و زماں چلے
رحمت..... کا ابر ان پہ کئےسائباں چلے
نعتِ محمدی کے ہوں نغمات ورد لب
سوئے مدینہ جب بھی مرا کارواں چلے
اللہ....اور.....اس کے نبی.....کا بیان ہو
جب تک ہماری سانسوں کی یہ داستاں چلے
محفوظ ہو چلے ہیں وہ فکر جہان سے
لے کر درِ نبی سے جو امن و اماں چلے
عظمت کو ان کی دیکھ کے حیراں ہے جبرئیل
جب لا مکاں کو سرورِ کون ومکاں چلے
طیبہ سے رخصتی پہ سبھی عاشقِ نبی
لے کر غمِ فراق کا بارِ گراں چلے
تاریک وادیاں بھی ہیں پرنور ہو گئیں
جب ان میں مسکراتے شہہ دو جہاں چلے

مرضی پہ ان کی چھوڑ دے ہر ایک مرحلہ
جب تک فرید جسم میں روح رواں چلے
☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت شریف

غلامانِ محمد---- ہیں ہمیں ڈرنا نہیں آتا
حسد کی آتشیں لپٹوں میں ہاں جلنا نہیں آتا

انہوں نے ہی کہا ہے اپنے جیسا سرورِ دیں کو
جنہیں انگلی پکڑ کر ---آج تک چلنا نہیں آتا

زمانے کے یہ ظالم اور جابر کیا جھکائیں گے
خدا کے ما سوا ہم کو کہیں جھکنا نہیں آتا

عجب ایمان والے ہیں جنہیں دنیاوی لذت میں
سرورِ عشقِ احمد کا مزہ چکھنا نہیں آتا

بہت کم ظرف ہیں جو جان کر حق کو دباتے ہیں
تعاون اہل باطل کا ہمیں کرنا نہیں آتا

انہیں دنیاوی آرائش سے کچھ حاصل نہیں ہوگا
جنہیں اعمال کے زیور سے گر سجنا نہیں آتا

ہمارے آج کل کے نو جوانوں کو فرید احمد
یہ سچ ہے سانچہ اسلام میں ڈھلنا نہیں آتا

نعت شریف

جن کو طیبہ کے نظارے ہوگئے
رفعتوں کے چاند تارے ہوگئے

کلُ ---۔ جہاں کے وہ دلارے ہوگئے
مصطفیٰ کے جو بھی پیارے ہوگئے

گنبدِ خضریٰ -----۔ نظر آنے لگا
پورے اب ارماں ہمارے ہوگئے

خواب میں جس کے بھی آئے مصطفیٰ
اوج --------۔ پر اس کے ستارے ہوگئے

آگئے ------۔ سرکار تیری قبر میں
تیرے اب تو وارے نیارے ہوگئے

ٹوٹی کشتی سے پکارا جب انہیں
خود بخود --۔ حاصل کنارے ہوگئے

چھوڑ کر شیریں دہانی کی صفت
آج کیوں سب لوگ کھارے ہوگئے

چل دیئے عاشق سبھی اب خلد کو
ان کی ---۔ رحمت کے اشارے ہوگئے

یارسول اللہ -------۔ جب ہم نے کہا
نجدیوں کے دل چھوہارے ہوگئے

اے --------۔ فریدِ زار جب آئے شہا
شادماں سب غم کے مارے ہوگئے

نعت شریف

رحمت دو عالم کی رحمتوں کا اندازہ
کون کر سکا ان کی عظمتوں کا اندازہ

کر نہ پایا دنیا میں کوئی بھی بشر اب تک
آمدِ محمد -----۔ پر برکتوں کا اندازہ

کائناتِ عالم ہے زیرِ سایۂ رحمت
کیجئے محمد کی شفقتوں کا اندازہ

پوچھئے؟ بتائیں گے حضرتِ بدیع الدیں
ان کے پائے اقدس کی رفعتوں کا اندازہ

کون ان کا عاشق ہے کون ان کا دیوانہ
قبر و حشر میں ہوگا چاہتوں کا اندازہ

بعدِ رحلتِ آقا ان کے دل پہ کیا گزری
فاطمہ کی کیسے ہو فرقتوں کا اندازہ

اے فرید محشر میں بالیقیں تمہیں ہوگا
دینِ سرورِ دیں کی خدمتوں کا اندازہ

نعت شریف

ہو مبارک مومنو! پھر ماہِ رمضاں آ گیا
رحمت و انوارِ حق کا بن کے مہماں آ گیا

ماہِ رمضاں کی فضیلت اسلیے ہے اور بھی
اس میں رب دو جہاں کا پاک قرآں آ گیا

ماہِ رمضاں کا ہر اک روزہ بروزِ آخرت
روزہ داروں کے لیئے بن کر نگہباں آ گیا

از یکم شوال جو تھے منتظر رمضان کے
رحمتوں کے ساتھ ان کے دل کا ارماں آ گیا

یہ مہینہ خاص ہونگی اس میں سب پُررحمتیں
ہر کسی کا رحمتوں سے بھرنے داماں آ گیا

یہ مہینہ اپنے دامن میں سمیٹے برکتیں
ہر دلِ مومن کو ہے کرنے خراماں آ گیا

صورتِ رمضان میں رب کی طرف سے اے فرید
ہم گنہگاروں کی بخشش کا ہے ساماں آ گیا

منقبت

جو کھائے کھاتے ہی ہو جائے بے نیازِ دوام
تمہارے در کا وہ صدقہ ہے فاطمہ زہرہ

جسے نہ غیر نے دیکھا ہے فاطمہ زہرہ
تمہارا چہرہ وہ چہرہ ہے فاطمہ زہرہ

تمہاری راہ جو چلتا ہے فاطمہ زہرہ
برائیوں سے وہ بچتا ہے فاطمہ زہرہ

ہیں جگمگاتے شریعت کے بام و در اس سے
رسولِ پاک کا جلوہ ہے فاطمہ زہرہ

تمام ہو نہیں پایا جو رات بھر میں کبھی
فقط وہ آپ کا سجدہ ہے فاطمہ زہرہ

یہاں وہاں سرِ محشر بہشت کے اندر
ہر اک جگہ ترا شہرہ ہے فاطمہ زہرہ

نواز دو اسے فیضانِ سرورِ دیں سے
فرید آپ کا منگتا ہے فاطمہ زہرہ

منقبت

آپ شیرِ خدا ہیں علی مرتضیٰ
جانِ خیرالوریٰ ہیں علی مرتضیٰ

عقل سے ماورا ہیں علی مرتضیٰ
رب ہی جانے کہ کیا ہیں علی مرتضیٰ

دینِ حق کی بنا ہیں علی مرتضیٰ
نازشِ اولیا ہیں علی مرتضیٰ

آسمانِ ولایت کی سب رفعتیں
آپ کے زیر پا ہیں علی مرتضیٰ

چہرہء مصطفی پر پڑی جب نظر
ہوگئے پُر ضیا ہیں علی مرتضیٰ

لے کے بچپن میں کھانا پئے مصطفیٰ
جاتے غارِ حرا ہیں علی مرتضیٰ

ناز کرتی رہیں جن پہ بنت اسد
آپ وہ مہہ لقا ہیں علی مرتضیٰ

مجھ کو حاجت نہیں اب کسی چیز کی
میرے حاجت روا ہیں علی مرتضیٰ

چاہنے والے افراد کی جھولیاں
آپ بھرتے سدا ہیں علی مرتضیٰ

گرمئ حشر میں اے فریدِ نوا
رحمتوں کی گھٹا ہیں علی مرتضیٰ

نعت شریف

نامِ نامی آپ.. کا یا مصطفیٰ
عرش پر بھی ہے لکھا یا مصطفیٰ

قاسمِ رزقِ خدا یا مصطفیٰ
خیر و برکت ہو عطا یا مصطفیٰ

شافعِ روزِ جزا یا مصطفیٰ
آپ ہی ہیں باخدا یا مصطفیٰ

کام بگڑا بن گیا یا مصطفیٰ
جب کبھی ہم نے کہا یا مصطفیٰ

تم پہ ہیں قربان میری زینتیں
خلد سے آئی ندا یا مصطفیٰ

کنکروں نے ہاتھ میں بو جہل کے
آپ کا کلمہ پڑھا یا مصطفیٰ

بخشا جائے گا یقیناً حشر میں
آپ کا جو بھی ہوا یا مصطفیٰ

آپ کی سیرت کا ہر اک باب ہے
امن و رحمت سے بھرا یا مصطفیٰ

روضۂ انور تمہارا واہ...... وا
کس قدر ہے خوشنما یا مصطفیٰ

حشر کے دن پیاس کی شدت ہو جب
ہو مجھے کوثر عطا یا مصطفیٰ

مجھ فرید زار کی ہر اک جگہ
لاج رکھئے گا سدا یا مصطفیٰ

نعت شریف

خواہش نہیں کہ دیکھنے دیروحرم ملے
بس دیکھنے کو روضۂ خیرالامم ملے
عشقِ نبی کے سوز سے خوش ہو کے کہہ اٹھا
کتنے حسین مجھ کو محبت کے غم ملے
گرویدہ جو ہو پیار میں خیرالانام کے
کیون کر اسے جہان کا کوئی الم ملے
جس پر رکھے ہیں سرورِ کونین نے قدم
وہ ارضِ پاک , کیسے نہ رشکِ ارم ملے
ہم عاصیوں کو ڈھونڈا گیا روزِ حشر جب
تب دامنِ حبیب کےسائے میں ہم ملے
اصحاب نے سنبھال کے سینے میں رکھ لیئے
عشقِ محمّدی میں انہیں جتنے غم ملے

صدقہ میں نورِ رحمتِ عالم کے اے فرید
یہ عرش و کرسی اور یہ لوح و قلم ملے

منقبت

زوجہ شیرِ خدا ... ام الحسن یا فاطمہ
آپ ہیں لختِ دلِ شاہِ زمن یا فاطمہ
بس رہےمصروفِ ذکرِ پنجتن یا فاطمہ
جب تلک منہ میں رہے میرے دہن یا فاطمہ
آپ کی سیرت کی معصومانہ طرزِ پاک پر
ہے فدا ہر اک کلی کا بانکپن یا فاطمہ
وہ رسولِ پاک کو محبوب ہو سکتا نہیں
آپ سے رکھتا ہے جو بھی سوءِ ظن یا فاطمہ
آپ کی توصیف میں محتاط رہنا چاہیئے
آپ ہیں فخرِ زمیں فخرِ زمن یا فاطمہ
حُب اہلبیت اور قرآن پر قائم تھے جو
ہے معطر آج بھی ان کا کفن یا فاطمہ
ہرمحب اہلِ بیتِ پاک -------یہ کہتا ملا
تیری عصمت پر فدا ہیں جان وتن یا فاطمہ

آپ کے ناموس و عزت پر فریدِ زار کی
ہے نچھاور جسم و جاں کی انجمن یا فاطمہ

منقبت

کبھی میں ملتا نہیں ہوں ادھار کی خوشبو
مشامِ جاں میں بسی ہے مدار کی خوشبو

کسی دیار میں جاؤ وہاں سے پاؤ گے
مدار پاک کے مشکیں دیار کی خوشبو

مجھے ہے فخر غلامئ قطب عالم پر
نہیں پسند مجھے اقتدار کی خوشبو

سبھی رکھیں مجھے محبوب اپنی نظروں میں
ہمیشہ مہکے .... مرے اعتبار کی خوشبو

جسے بھی پہنچی اسے خوش مزاج کر ڈالا
مرے مدار کے حسن شعار کی خوشبو

نہیں ہے روزن سرکار سی مہک ممکن
اگر چہ لے لو ہزاروں ہزار کی خوشبو

فرید زار کے فہم و شعور میں آقا
مہک رہی ہے تمہارے وچار کی خوشبو

نعت

قیام اس جہاں کا بڑا مختصر ہے
ازل سے ابد تک سفر ہی سفر ہے

رضائے محمد جو پیشِ نظر ہے
تو پھر زندگی واقعی معتبر ہے

نصیبہ مرا کس قدر اوج پر ہے
میسر مجھے عشقِ خیر البشر ہے

یقیناً وہ فرمائیں گے چشمِ رحمت
فغاں میں ہماری اگر کچھ اثر ہے

ہے کاکل پہ شب کی سیاہی نچھاور
رخِ مصطفی رشکِ شمس و قمر ہے

مجھے موت آئی محبت میں ان کی
مری زندگی اب ہوئی کارگر ہے

فرید اپنے اعمالِ حسنہ تو لے لو
رہِ آخرت میں خطر ہی خطر ہے

منقبت

غریب ہو کہ ہو زردار یا غریب نواز
نثار تم پہ ہے سنسار یا غریب نواز

کہے ہیں آپ نے جو شانِ شاہِ کربل میں
رہیں گے یاد وہ اشعار یا غریب نواز

تمہارا نقشِ قدم ہے نشاں شریعت کا
تمہارا اعلیٰ ہے کردار یا غریب نواز

تمہاری شانِ سخاوت پہ ہیں سبھی قرباں
وہ اپنے ہوں کہ ہوں اغیار یا غریب نواز

تمہارے روضہ پہ سرکار کی عنایت کے
برستے رہتے ہیں انوار یا غریب نواز

غم و الم نے ہے گھیرا مدد کو آجاؤ
اے میرے مونس و غمخوار یا غریب نواز

خدا نے آپ کو ہند الولی بنایا ہے
ہیں آپ ہند کے سردار یا غریب نواز

فرید کو ہے نوازا بلاکے روضہ پر
نثار تم پہ یہ سوبار یا غریب نواز

منقبت

ذاتِ الوہیت کا حسیں آئینہ ہیں آپ
ہر شئ میں کائنات کی جلوہ نما ہیں آپ

کوئی نہیں ہے آپ سا خیر الورا ہیں آپ
سرکار سر سے پاؤں تلک معجزہ ہیں آپ

ھادی ہیں اور مونسِ ہر دوسرا ہیں آپ
ہر منزلِ عروج کا بس ارتقا ہیں آپ

ایفاء عہد و وعدہ بتاتا ہے آپ کا
ہر بے وفا کے واسطے درسِ وفا ہیں آپ

دنیا تلاش کرتی ہے رب کی رضا مگر
امرِ مسلمہ ہے کہ رب کی رضا ہیں آپ

رکھ لیجئے گا مجھ سے گنہگار کا بھرم
کیونکہ حضور شافعِ روزِ جزا ہیں آپ

کیوں راہِ مستقیم سے بھٹکیں گے یہ قدم
ہر موڑ پہ فرید کے جب رہنما ہیں آپ

نعت پاک

ہیں ہر سمت تیرے سدا چاند تارے
ترے حسن پر ہیں فدا چاند تارے
فقط رات ہی کیا دکھائی دیں دن میں
جو پا جائیں تیری رضا چاند تارے
ترے نوری قدموں کی تلچھٹ کے صدقے
ہیں پر نور۔۔۔۔۔ رنگیں ادا چاند تارے
کرے وصفِ رخ کہہ کے والشمش مولیٰ
کجا روئے سرور کجا چاند تارے
عقیدت سے طیبہ کے ذروں میں دیکھو
نظر آئیں گے جا بجا چاند تارے
قصیدہ پڑھیں گے جمالِ نبی کا
ہوئے جب کبھی لب کشا چاند تارے
چھپے ہوں نقابوں میں قطب الوریٰ کے
جو دیکھا تو ایسا لگا چاند تارے

فرید اپنے دل کو مدینہ بنالو
تو ہوجائیں گے رونما چاند تارے

منقبت

نورِ نگاہِ مہرِ نبوّت ہے فاطمہ
بنتِ شفیعِ روزِ قیامت ہے فاطمہ
یہ پنجتن کے نور کی طلعت ہے فاطمہ
ہم کو نصیب رشد و ہدایت ہے فاطمہ
کہتی رہے گی آیۂ تطہیر تا ابد
قرآن میں لکھی تری عظمت ہے فاطمہ
حسنین و مصطفیٰ و علی اور آپ ہیں
یہ پنجتن کی پاک جماعت ہے فاطمہ
جوڑے میں تیرے فقر کے پیوند ہیں لگے
چادر میں تیری صبر و قناعت ہے فاطمہ
معصومیت کا آپ کی انکار جو کرے
اس کم ترین شخص پہ لعنت ہے فاطمہ
آقا نے تم سے کر کے محبت بتا دیا
بیٹی خدائے پاک کی رحمت ہے فاطمہ

کر دیں سیاہی دور کریں روشنی عطا
قلبِ فرید حاضرِ خدمت ہے فاطمہ

نعت شریف

سرکارِ مدینہ کا وہی نورِ نظر ہے
جو پنجتنِ پاک پہ قربان اگر ہے
اے جذبِ جنوں ہوش میں آ سامنے تیرے
محبوبِ خدا سیدِ ابرار کا در ہے
سب نظریں جھکا لیجے ادب سے سرِ محشر
کچھ دیر میں اس راہ سے زہرہ کا گزر ہے
جب چاہے جسے چاہے وہ※ ہشیار بنادے
دیوانہ سرکار کی کچھ ایسی نظر ہے
کہتے ہیں غلامانِ نبی وقتِ مصیبت
سرکار ہیں موجود تو کس بات کا ڈر ہے
مزمل و مدثر و یٰسین کہیں طٰہٰ
قرآن میں یوں ذکرِ شہہِ جن و بشر ہے
مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن
اس نعتِ مقدس کی یہی پیاری بحر ہے

رکھتا ہوں فرید ان کے میں روضہ کا ارادہ
کس درجہ مبارک یہ مرا شوقِ سفر ہے

استغاثہ

ذبیح اللہ سا اے رب تو ایثاری جگر دے دے
نبی کا واسطہ ہم کو براہیمی نظر دے دے

جو تیرے نام پر کٹ جائے ہم کو ایسا سر دے دے
الٰہی دشمنانِ دین پر فتح و ظفر دے دے

بروز حشر اس کا مال و زر بھی کام آئے گا
غریبوں بے نواؤں کو جو اپنا مال و زر دے دے

کسی کو بخشدے عزت کسی کو بخشدے حشمت
مجھے شرفِ غلامیٔ شہہ ِ خیر البشر دے دے

خدایا ہند کو اسلام کی ترویج کی خاطر
مدارالعالمیں سا پھر کوئی اب راہبر دے دے

صداقت اور قناعت کر عطا بو بکر و حیدر کی
حیاء حضرتِ عثمان اور عدلِ عمر دے دے

جبیں سائی کو اے مولٰی طفیلِ سرورِ عالم
فرید زار کو پیارے علی کا سنگِ در دے دے

نعت شریف

ہر وقت ادھر اور ادھر ڈھونڈھ رہا ہوں
بس جلوہ گہہِ خیرِ بشر ڈھونڈھ رہا ہوں

تھک ہار کے آلامِ زمانہ سے الٰہی
اب سرورِ کونین کا در ڈھونڈھ رہا ہوں

گم ہونے کو اللہ کے جلووں کی ردا میں
میں عشقِ محمد کی ڈگر ڈھونڈھ رہا ہوں

کب تک میں رہوں دور درِ شاہِ امم سے
مسکن کے لئے طیبہ میں گھر ڈھونڈھ رہا ہوں

ہر وقت مجھے گنبد خضری نظر آئے
رب کر دے عطا ایسی نظر ڈھونڈھ رہا ہوں

لے جائے مجھے جو درِ محبوبِ خدا ﷺ تک
قسمت میں لکھا ایسا سفر ڈھونڈھ رہا ہوں

یہ سرور عالم کی محبت کی کا اثر ہے
رہتے ہیں مرے دل میں مگر ڈھونڈھ رہا ہوں

اپنوں سے وفاؤں کی میں امید لگا کر
بے لوث محبت کا ثمر ڈھونڈھ رہا ہوں

غرقاب فرید ان کی محبت میں، میں ہو کر
اللہ کی رحمت کے گُہر ڈھونڈھ رہا ہوں

نعت شریف

جس طرف بھی دیکھئے ہے شہرہٴ خیر الوری
ہر طرف بکھرا ہوا ہے جلوہٴ خیر الوری

حسن پر اسکے فدا ہیں عرشی و فرشی سبھی
رشک فردوسِ بریں ہے روضہِ خیرا لوری

مفلس و زردار ہو یا خویش و بیگانہ کوئی
سارا عالم کھا رہا ہے صدقہِ خیرالوری

اک طرف صدیق ہیں اور اک طرف فاروق ہیں
کس قدر ہے پیارا پیارا قبہِ خیرالوری

آج تک جتنے ہوئے یا ہوں گے جتنے حشر تک
سارے کنبوں سے ہے بر تر کنبہ خیر الوری

اس کے بچے نیک سیرت بالیقیں بن جائیں گے
جو سنائے ان کو پڑھ کر قصہِ خیر الوری

کیا بیاں ہو ان کی عظمت اے فریدِ بے نوا
فاطمہ ہیں در حقیقت بضعہِ خیر الوری

نعت شریف

چھایا ابرِ سخا ہے مدینے چلو
رحمتوں کی گھٹا ہے مدینے چلو
بولی بادِ صبا ہے مدینے چلو
مژدہء جانفزا ہے مدینے چلو
بے نواؤ سنو غم کے مارے سنو
پانا گر مدعا ہے مدینے چلو
راہ ِ حقانیت راہ ِ عرفانیت
ہوتی سب کو عطا ہے مدینے چلو
صدقہء تاجدارِ زمین و زماں
روز و شب بٹ رہا ہے مدینے چلو
خلد بھی جسپہ نازاں ہے اے دوستو
وہ درِ مصطفٰے ہے مدینے چلو
ہے کرونا کا اک شور ہر سو بپا
دورِ رنج و بلا ہے مدینے چلو

ہند میں رہتے رہتے فرید ِ نوا
میرا دل کہہ رہا ہے مدینے چلو

نعت شریف

بحسنِ نیت خلوصِ دل سے
قصیدہ ان کا لکھا کروں میں
الٰہی توفیق بخش دے تو
ہمیشہ ان کی ثنا کروں میں

کبھی پہنچ جاؤں میں جو طیبہ
تو حال ہو جائے میرا ایسا
انہیں کا چرچا کیا کروں میں
انہیں کی دھن میں رہا کروں میں

عطا ہو گوش و زباں کو میری
الٰہی رغبت یہ پیاری پیاری
نبی کی نعتیں پڑھا کروں میں
نبی کی نعتیں سنا کروں میں

جو قبر و محشر میں کام آ
نجات عقبیٰ میں جو دلائے
ہو جس میں عشقِ حبیبِ داور
نم ایسی ادا کروں میں

اے کاش ایسا مقام آئے
جنون الفت بھی کام آئے
رضاءِ محبوب کبریا میں
تلاش رب کی رضا کروں میں

نہ لائی اب تک تو کوئی مژدہ
پئے حضوریِ ارضِ طیبہ
کہاں تلک انتظار تیرا
بتا اے بادِ صبا کروں میں

بفیضِ خُلقِ رسولِ اکرم
عطا ہو فیاضیوں کی سرگم
فرید یہ آرزو ہے میری
ہر ایک دل میں بسا کروں میں

نعت شریف

وہ کبھی وفادارِ پنجتن نہیں ہوتا
جو رہِ شریعت پر گامزن نہیں ہوتا

جو خدا سے ڈرتا ہو مصطفیٰ پہ مرتا ہو
لغویاتِ دنیا میں وہ مگن نہیں ہوتا

ہوتی گر نہیں خلقت نورِ مصطفائی کی
یہ زمیں نہیں ہوتی یہ گگن نہیں ہوتا

عام کیجئے سب پر خُلق مصطفیٰ ہر دم
کوئی صاحبِ ایماں دل شکن نہیں ہوتا

ہو نہ جسمیں سچائی ہو نہ جسمیں اچھائی
وہ کلام اے لوگو با وزن نہیں ہوتا

بعدِ مرگ مرقد میں عاشقِ محمد کا
حشر تک کبھی میلا پیرہن نہیں ہوتا

گر لقب نہیں دیتے حضرت بدیع الدیں
تو کبھی جمال الدیں جانمن نہیں ہوتا

گر مہک نہیں پاتا عرقِ جسمِ احمد سے
گلستانِ عالم پر بانکپن نہیں ہوتا

اے فرید کہہ دیجے بات یہ مسلّم ہے
ان کا چاہنے والا پرفتن نہیں ہوتا

نعت شریف

محوِ حیرت ہے زمانہ شانِ سرور دیکھ کر
کہہ اٹھے سب وجد میں اللہ اکبر دیکھ کر

چاند و سورج اور ستارے شرم سے حیران ہیں
تاجدارِ انبیاء کا روئے انور دیکھ کر

حشر میں تشریف لاتے ہیں امام الانبیاء
باادب ہیں سر جھکائے اہل محشر دیکھ کر

اے خدا وہ دن بھی آئے روضۂ محبوب پر
نور آنکھوں کا بڑھائیں نوری منظر دیکھ کر

میری گردن میں پڑے طوقِ غلامی کے سبب
رشک کرتے ہیں سبھی اوجِ مقدر دیکھ کر

شربتِ دیدارِ احمد نوش کرتے تھے سبھی
حضرتِ اکبر کو ہمشکلِ پیمبر دیکھ کر

مہکی مہکی ہیں فضائیں اے فریدِ بے نوا
سرورِ کونین کی زلفِ معنبر دیکھ کر

نعت شریف

مرا ایمان ہو میرا یقیں ہو
شہا ہر شئ میں تم جلوہ نشیں ہو
تری الفت مرے دل میں مکیں ہو
تری چوکھٹ ہو اور میری جبیں ہو

شہا نورِ الٰہ العالمیں ہو
بھلا پھر کون تم جیسا حسیں ہو
مرے سرور کی اعلی شخصیت پر
کہاں ممکن کوئی بھی نکتہ چیں ہو

گنہگاروں کو کیوں ہو فکرِ محشر
مدد پر جب شفیع المذنبیں ہو
مری بالیں پہ ہوں نور مجسم
الٰہی جب بھی وقت آخریں ہو

تمہارے ناز پر سو جاں سے قرباں
نگاہِ کبریا میں نازنیں ہو
کرم ہوتا ہے سب پر تیرا یکساں
وہ عالی مرتبت یا کمتریں ہو

تمہارا حامی و ناصر ہے مولیٰ
فریدِ زار تم کیوں کر حزیں ہو

نعت شریف

دیں ملا، ایماں ملا، قرآں ملا شبیر سے
خلد جانے کا ملا ہے راستہ شبیر سے
بڑھ گئی ہے رونقِ صبر و رضا شبیر سے
کہہ رہی ہے آج بھی کرب وبلا شبیر سے
آنکھیں کیسے تو ملائے گا بتا شبیر سے
حشر کے دن اے کمینے حرملہ شبیر سے
رو پڑے سب اہل خیمہ اور پکارے ہائے ہائے
چہرۂ اصغر سے سرکی جب ردا شبیر سے
دین کی خاطر لٹائیگا یہ سب کچھ ایکدن
اس لئے تھے پیار کرتے مصطفےٰ شبیر سے
حشر کے دن ظالموں سے خوں بہا لونگی ترا
گود میں سر لے کے بولیں فاطمہ شبیر سے
کہتے ہیں باد بہاری کے یہ جھونکے جھوم کر
دین کا گلشن ہوا ہے خوشنما شبیر سے
مضطرب تھا ذرہ ذرہ کربلا کا اس گھڑی
خطبۂ اتمامِ حجت جب سنا شبیر سے

جیسے دنیا میں بھلا ہوتا ہے تیرا اے فرید
ویسے ہی محشر میں ہوگا بس بھلا شبیر سے

منقبت

اہل خیمہ کہ زبانوں پہ یہی چرچا ہے
ہائے پامال ہوا آج گلِ زہرہ ہے

راز خوشیوں کا مری کوئی کہاں سمجھا ہے
دل کے ہر گوشے میں حسنین کا غم رکھا ہے

سن کے ہر ایک یزیدی کا جگر پھٹتا ہے
بجتا جب فتحِ حسینی کا کہیں ڈنکا ہے

معرکہ کوئی نہیں کرب و بلا کے جیسا
بچہ بچہ جہاں پانی کے لئے ترسا ہے

اس کی تقدیر پہ ہوتا ہے تاسف اس دم
جب کوئی تعزیہ داری سے اگر چڑھتا ہے

جب لگا ظلم کا اک تیر گلے میں آکر
اس گھڑی اصغرِ بے شیر بہت تڑپا ہے

اس پہ احسان زمانے کا بھلا کیوں کر ہو
یہ فرید آپ کے ٹکڑوں پہ شہا پلتا ہے

منقبت

اشک آنکھوں سے بہا کے چل دیئے اھل حرم
درد سینے میں بسا کے چل دیئے اھل حرم
گھر لٹا کر کربلا سے شہرِ کوفہ کی طرف
بارِ غم دل پر اٹھا کے چل دیئے اھلِ حرم
حق کی خاطر جان جاتی ہے تو جانے دیجئے
بات یہ سب کو بتا کے چل دیئے اھل حرم
حضرتِ عون و محمد، اکبر و قاسم کی ہاں
یاد سینوں میں بسا کے چل دیئے اھل حرم
لاشہاء اہلِ حق کو دیکھ بے گور و کفن
خاک کو سر پر اڑا کے چل دیئے اھل حرم
دیں بچانے کی غرض سے کربلا تیری طرف
شاد ہو کے مسکرا کے چل دیئے اھل حرم
اے زمین کربلا دامن میں تیرے حشر تک
ننھے اصغر کو سلا کے چل دیئے اھل حرم
اہل حق کی جیت کی اور کامرانی کی مہر
اپنے ماتھے پر لگا کے چل دیئے اہلِ حرم

عالم در ماندگی و بیبسی میں اے فرید
آہ و واویلا مچا کے چل دیئے اھل حرم

منقبت

راز دارِ شہہِ بطحا ہیں حسین ابن علی
نازشِ سیدہ زہرہ ہیں حسین ابن علی
پاسبانِ درِ خضری ہیں حسین ابن علی
عظمتِ خانۂ کعبہ ہیں حسین ابن علی
جسم ہے خوں سے شرابور مگر مقتل میں
دیکھو مستغرقِ سجدہ ہیں حسین ابن علی
مصطفے نے کہا ہرگز نہیں یہ آپ کا حق
یہ کھجوریں پئے صدقہ ہیں حسین ابن علی
دیں بچانے کے لئے آج سرِ کرب و بلا
لائے چھ ماہ کا بچہ ہیں حسین ابن علی
ہو کے خوش دیں پہ وہ سر اپنا کٹا دیتے ہیں
حر کو جب بخشتے مژدہ ہیں حسین ابن علی
وقتِ رخصت کہا زینب نے اشارہ کر کے
غم سے بے حال سکینہ ہیں حسین ابن علی

کیوں نہ ہو خانۂ دل تیرا منور اے فرید
قلب کا تیرے نگینہ ہیں حسین ابن علی

منقبت

جس نے دل میں غم بسایا حضرت عباس کا
مل گیا ہے اس کو صدقہ حضرت عباس کا

ہر یزیدی دل پکڑ کر ہائے ہائے کہہ اٹھا
ہم نے جب نعرہ لگایا حضرت عباس کا

عرش والے بھی مبارکبادیاں دینے لگے
جب علم ہم نے اٹھایا حضرت عباس کا

بازو کاٹے ظالموں نے سینہ چھلنی کر دیا
کر دیا ہے حال کیسا حضرت عباس کا

کہہ رہا تھا کربلا میں ہر یزیدی دیکھ کر
چاند سے بہتر ہے چہرہ حضرت عباس کا

آخری دم تک حسین پاک کو آقا کہا
گرچہ ہے بھائی کا رشتہ حضرت عباس کا

آنکھیں بہہ اٹھیں سبھی کی اے فرید بے نوا
واقعہ جب بھی سنایا حضرتِ عباس کا

منقبت

رکھتی ہے آل پیمبر اپنے اندر کربلا
کم نہیں ہے عرش سے تیرا مقدر کربلا
جلوہ فرما تجھ میں ہے سبطِ پیمبر کربلا
روئے عالم میں نہیں ہے تیرا ہمسر کربلا
جب ہوا ان کا گزر تھا تیرے اوپر کربلا
سونگھتے تھے تیری مٹی رب کے حیدر کربلا
نقش کرلے نام ان کے اپنے دل پر کر بلا
سر کٹانے آگئے ہیں اب بہتّر کربلا
کہتے تھے شبیر اس کو ناز سے رکھنا سدا
دفن کرتا ہوں میں تجھ میں اپنا اکبر کربلا
اے خدا تقدیر میں لکھ دے میری معراج یہ
جیتے جی بس دیکھ لوں اکبار جاکر کربلا
چاہتا تو بالیقیں چشمے بہاتا آب کے
ایڑیوں سے تیرے اوپر ننھا اصغر کربلا

ہیں وہاں مدفون میرے مصطفی کے لاڈلے
ہے فرید بے نوا یوں سب سے برتر کربلا

نعت

ہے کرتی یاد گھر بھر کو سدا صغری مدینے میں
فراق و ہجر کی اوڑھے ردا صغری مدینے میں

وصال اکبر و شبیر اور عباس کی خاطر
ابھی بھی منتظر ہے باخدا صغری مدینے میں

کبھی زہرہ کی تربت پر کبھی نانا کے روضے پر
ملن کی کرتی ہے بس التجا صغری مدینے میں

سہے جاتی ہے گھر والوں کی فرقت کی چبھن دل پر
سمجھ کر اپنے مالک کی رضا صغری مدینے میں

جو آتا ہے کوئی زائر تو اس کو اشکباری سے
سناتی ہجر کا ہیں واقعہ صغری مدینے میں

کب آئیں گے مرے بابا کوئی اتنا بتادیجے
سبھی سے پوچھتی تھی بارہا صغری مدینے میں

نعت

رحمتِ دو جہاں محمد ہیں ﷺ
سرور این و آن محمد ہیں ﷺ

روح کون و مکاں محمد ہیں ﷺ
جانِ ہر گلستاں محمد ہیں ﷺ

عشق کی داستاں محمد ہیں ﷺ
وجہِ کون ومکاں محمد ہیں ﷺ

مرکزِ نور اور رحمت ہے
وہ مدینہ جہاں محمد ہیں ﷺ

فکر محشر بھلا ہو کیوں ہم کو
شافع عاصیاں محمد ہیں ﷺ

بعد رب کون سب سے افضل ہے
آگیا بر زباں محمد ہیں ﷺ

میرا دل ہے فرید نورانی
اس میں جلوہ کناں محمد ہیں ﷺ

منقبت

کرم اھلِ حرم پر ہو خدا شامِ غریباں ہے
ہے ظلم و جور کی اب انتہا شام غریباں ہے

پسِ قتلِ حسینی کربلا میں رات جو آئی
اسی کو سارا عالم کہہ رہا شام غریباں ہے

چھنی زینب کی چادر بالیاں ننھی سکینہ کی
فلک بھی دیکھ کر کے رو پڑا شامِ غریباں ہے

یزیدی ظلم کرتے ہیں مدد کے واسطے آؤ
پکارے اھل خیمہ اے شہا شام غریباں ہے

تجھے معلوم ہے تجھ پر محبان حسینی کی
بڑی مشکل سے گزری کربلا شام غریباں ہے

کہا اہل حرم سے کوفیوں نے سب بجھا ڈالو
جلاؤ آج مت کوئی دیا شام غریباں ہے

مجھے لگتا ہے ایسا دس محرم وقتِ مغرب سے
فریدِ زار جیسے پھر بپا شام غریباں ہے

منقبت

پیرہن جن کے لئے یے خلد سے لایا گیا
ان کو دشت کربلا میں خوب تڑپایا گیا

ہر یزیدی کانپ اٹھّا رعب اس کا دیکھ کر
رن میں جس دم سرور کونین کا جایا گیا

آسماں خوں رو پڑا ابن علی کے قتل پر
خون ہر پتھر کے نیچے اس لئے پایا گیا

کوفیوں نے کربلا میں قتل کر ڈالا انہیں
خط پہ خط ارسال کرکے جن کو بلوایا گیا

جو علی کے لعل تھے زہرہ کے نورِ عین تھے
قطرے قطرے کے لئے ہے ان کو ترسایا گیا

اہل حق پر کربلا کے معرکہ میں سوچئے
ظلم ایسا کونسا تھا جو نہیں ڈھایا گیا

وارثِ کوثر تھے جو کرب و بلا میں اے فرید
قتل کرکے خون میں ان کے ہی نہلایا گیا

نعت

زہے قسمت جنہوں نے نقشِ پاءِ مصطفیٰ پایا
پہنچنے کا خدا تک ہے انہوں نے راستہ پایا

کرم اتنا ہوا مجھ پر کہ ہر اک مدعا پایا
بفیضِ پنجتن میں نے عروج و ارتقا پایا

نصیبہ دیکھئے کتنا حسیں اور بے بہا پایا
خدا کا شکر ہے ہم نے حبیب کبریا پایا

وفورِ عشقِ احمد کا بڑا عمدہ صلہ پایا
یہاں پر بھی مزہ پایا وہاں پر بھی مزہ پایا

کسی بھی دیکھنے والے نے جب دیکھا جہاں دیکھا
تو ذاتِ سرورِ کونین کو معجز نما پایا

بہا ڈالے ہیں دھارے آب کے پچھّم سے پورب تک
مدارِ پاک کا جب شاہ یاسیں نے عصا پایا

غلامانِ رسالت میں فریدِ بے نوا ہم نے
کسی کو متقی پایا کسی کو پارسا پایا

نعت

جل اٹھا عشق احمدی کا چراغ
جس سے روشن ہے زندگی کا چراغ

چاہئے فقرِ بوذری کا چراغ
کیا کروں لے کے خسروی کاچراغ

فوج اعداء سے کہہ کے حر یہ چلا
مل گیا ہے مجھے علی کا چراغ

نقشِ پاءِ نبی کی صورت میں
ہے مرے پاس رہبری کا چراغ

دل ہے روشن نبی کے جلووں سے
پھر جلاؤں میں کیوں کسی کا چراغ

رب تعالی پسند کرتا ہے
اپنے بندے کی عاجزی کا چراغ

مصطفیٰ کے جمال کے آگے
ماند ہے حسن یوسفی کا چراغ

خانۂ دل میں کیوں جلاؤں میں
سرکشی اور خود سری کا چراغ

ہے تمنا فرید کی آقا
یونہی جلتا رہے خوشی کا چراغ

منقبت

ہوا افضل ترا رشتہ مرے مخدوم سمنانی
محمد ﷺ ہیں ترے نانا مرے مخدوم سمنانی

عطاء کبریا اور فیضِ سرکارِ دوعالم سے
ہوا رتبہ ترا اونچا مرے مخدومِ سمنانی

دیار پاک کا پر کیف اور پرنور ہر منظر
تصور میں ہے ہر لمحہ مرے مخدوم سمنانی

مقدر کا سکندر میں بھی بن جاؤں زمانے میں
عطا ہو مجھکو گر صدقہ مرے مخدوم سمنانی

شعور و آگہی کے نعمتیں تقسیم کرتا ہے
ہوا تیرا جو دیوانہ مرے مخدوم سمنانی

نزع سے قبر و محشر تک مری امداد کیجے گا
نہ ہوجاؤں کہیں رسوا مرے مخدوم سمنانی

فریدِ زار بھی حاضر ہے دربار مقدس میں
کرم اسپہ بھی فرمانا مرے مخدوم سمنانی

نعت

اوج پر جو مری تقدیر ہے معلوم نہیں
عشقِ احمد کی یہ تاثیر ہے معلوم نہیں
فرض ہیں روزہ، زکٰوۃ اور نمازیں تم پر
صاف قرآن میں تحریر ہے معلوم نہیں
وہ زمیں جس پہ قدم رکھّے مرے آقا نے
مرکز رحمت و تنویر ہے معلوم نہیں
روضۂ پاکِ حسین ابن علی و زہرہ
ہو بہو خلد کی تصویر ہے معلوم نہیں
آبرو دینِ محمد کی بچائی جس نے
آخری سجدۂ شبیر ہے معلوم نہیں
دل بھی جھک جاتے ہیں اغیار کے جسکے دم پر
ایسی اخلاق کی شمشیر ہے معلوم نہیں
جب مقدر کے شکنجے میں کوئی پھنستا ہے
کام آتی نہیں تدبیر ہے معلوم نہیں

جا رہا ہے تو فرید ان کے درِ اقدس پر
یہ ترے خواب کی تعبیر ہے معلوم نہیں

نعت

آخرت میں سکوں اس نے پایا نہیں
جس نے سجدہ میں سر کو جھکایا نہیں

بن کے نور خدا کا حسیں آئنہ
مصطفی کے سوا کوئی آیا نہیں

حق میں شبیر کے کربلا بول اٹھی
ان کے دل میں کوئی موہ مایا نہیں

پڑھ کے لاحول جب ہم نے دم کر لیا
وسوسہ پھر کوئی پاس آیا نہیں

کربلا میں ہے جو بھوکہ پیاسا لڑا
کوئی شکوہ زباں پر وہ لایا نہیں

فوجِ باطل میں سبطِ شہہِ انبیاء
تھا اکیلا مگر خوف کھایا نہیں

وہ حسینی کہاں ہے فریدِ نوا
جس نے عہد وفا کو نبھایا نہیں

نعت

کچھ نہ فرد عمل ہمارے ہیں
ہم تو سرکار کے سہارے ہیں

مصطفی و علی حسین و حسن
یہ محمد کے ماہ پارے ہیں

مرتے دم تک نہ بھول پائے گا
جس نے طیبہ میں دن گزارے ہیں

عشق احمد کی لو اٹھی دل میں
سرد غم کے ہوئے شرارے ہیں

شمش پلٹا قمر ہوا ٹکڑے
ہوگئے ان کے جب اشارے ہیں

ہر غلامِ رسول اکرم کے
ہر جگہ اوج پر ستارے ہیں

بیخودی میں فرید خود ہم نے
جان و دل سب انہیں پہ وارے ہیں

نعت

دہن مصطفی کا ذقن مصطفی کا
ہے نورٌ علیٰ نور تن مصطفی کا

زمیں مصطفی کی گگن مصطفی کا
دوعالم ہیں بیشک چمن مصطفی کا

زمانے کی گردش ٹھہر سی گئی تھی
ہوا جب خدا سے ملن مصطفی کا

ابو بکر نے دم میں پایا سکوں ہے
مَلا جب لعاب دہن مصطفی کا

نچھاور ہے خوشبوء گلہائے عالم
معطر ہے ایسا بدن مصطفی کا

یقیناً وہ پا جائے ہر ایک نعمت
جو اپنا لے امت چلن مصطفی کا

فرید اپنی ہستی لٹا دونگا ان پر
کہ دیوانہ ہے میرا من مصطفی کا

نعت

آمنہ کے ماہ پارے مصطفیٰ کی روشنی
ہے ہمارے واسطے لطف و عطا کی روشنی

کافروں کے دل منور ہو گئے اسلام سے
روزِ فتحِ مکہ پھیلی جب دعا کی روشنی

غور سے پڑھئے ذرا تاریخ میلاد النبی
اس میں ہے اب بھی رقم ام القریٰ کی روشنی

مرحبا صد مرحبا خیرالبشر کی شکل میں
مل گئی دنیا کو اب فضل خدا کی روشنی

جسطرف بھی دیکھئے پھیلی ہوئی ہے اسطرف
رحم※ للعالمیں شمش الضحیٰ کی روشنی

سیرتِ خیرالامم سے کی ہے حاصل بالیقیں
عہد ایفاء کرنے والوں نے وفا کی روشنی

ہوگئی ہر شئ منور اے فریدِ بے نوا
پھیلی جب کونین میں شمعِ حرا کی روشنی

نعت

رحمت کون و مکاں کا آستانہ چھوڑ کر
در بدر ہم کیوں پھریں ماویٰ و ملجا چھوڑ کر

صرف ان کی یادیں ہوتی ہیں تصور میں مرے
نعت کہتا ہوں نبی کی فکرِ دنیا چھوڑ کر

مصطفیٰ نے انکی پیشانی کو چوما اس گھڑی
آگئے اسلام میں جب کفر حمزہ چھوڑ کر

زائروں کا واپسی کو دل نہیں ہوتا یہاں
روضۂ پر نور کا موسم سہانا چھوڑ کر

ان کے صدقے میں ہمیں ملتی ہیں ساری نعمتیں
کب بھلا ہوگا کسی کا ان کا صدقہ چھوڑ کر

بعدِ مردن ہاتھ پھر ملنا پڑیں نہ دوستو
کیجئے ذکر الٰھی ہر بہانہ چھوڑ کر

آرزو کب ہوگی پوری اپنے دل کی اے فرید
جائیں گے طیبہ کو کب ہم اپنا قصبہ چھوڑ کر

نعت

در پر تمہارے اے مرے سرکار آگئے
دامن پسارے مفلس و زردار آگئے

منکر نکیر کرتے تھے پرشش اسی گھڑی
مجھ کو بچانے قبر میں سرکار آگئے

صبحِ ازل سے شامِ ابد تک کے واسطے
بن کر حضور سید و سالار آگئے

تسکینِ ذہن و قلب کی تحصیل کے لئے
میرے لبوں پہ نعت کے اشعار آگئے

رکھ لیجئے گا لاج شہنشاہِ دوجہاں
دست طلب اٹھائے طلبگار آگئے

نادِ علی کو پڑھ کے ملیں کامیابیاں
دشمن کبھی جو بر سرِ پیکار آگئے

کرکے طوافِ خانۂ کعبہ فرید ہم
محبوبِ رب کے حاضرِ دربار آگئے

نعت شریف

دعاء براہیم پوری ہوئی ہے
نویدِ مسیحا کی جلوہ گری ہے
ہر اک شئ کے چہرہ پہ چھائی خوشی ہے
کہ تشریف ذاتِ نبی لا رہی ہے
ہر عاشق کے لب پر نبی یا نبی ہے
زمانے میں دھوم ان کی ایسی مچی ہے
مقدر کی معراج پانے کی خاطر
درِ آمنہ پر حلیمہ کھڑی ہے
شہہِ انبیاء کی ولادت کی شب کو
زمیں کیا فلک پر بھی محفل سجی ہے
زمین و زماں نے کہا مسکرا کر
مبارک ہو آقا کی جلوہ گری ہے
ہو بعدِ ولادت یا ہو وقتِ رحلت
نبی کی زباں پر فقط امتی ہے
ادب سے صفیں باندھے حاضر ملک ہیں
ولادت نبی کی ہوئی جس گھڑی ہے
سحر ہوگئی تب بحکم شہہ دیں
بلال حزیں نے اذاں جب پڑھی ہے
مرادوں سے پر کرنے دامن کو اپنے
محمد ﷺ کے روضے پہ دنیا پڑی ہے
فرید ان کی یادیں دلاسا ہیں دیتیں
رلاتی مجھے جب کبھی بے کسی ہے

منقبت

اس کو کونین میں راحت ہے مدارِ اعظم
آپ سے جس کو محبت ہے مدارِ اعظم
زندگی کے سبھی دشوار مراحل میں مجھے
کام آئی تری نسبت ہے مدارِ اعظم
یہ ہے سب آپ کے الطاف و نوازش کے طفیل
اوج پہ جو مری قسمت ہے مدار اعظم
اشرفِ جنّ و بشر کے ہو قبیلے سے شہا
تم پہ قربان شرافت ہے مدارِ اعظم
خانقاہوں سے جو بٹتی ہے مئہِ حبِّ نبی
آپ کے فیض کی برکت ہے مدار اعظم
کامرانی نے قدم چوم لیئے خود بڑھ کر
جس کو پہنچی تری نصرت ہے مدار اعظم
تابِ نظّارہ عطا ہو میری ان آنکھوں کو
دل میں اب دید کی حسرت ہے مدارِ اعظم
وادیٔ ہند میں ہوتی ہے جو اللہ اللہ
تیری محنت کی بدولت ہے مدارِ اعظم

ہے فرید آج معزز جو زمانے بھر میں
آپ کی چشمِ عنایت ہے مدار اعظم

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت

میرے سرکار نے بھر پور حمایت کی ہے
جب بھی فریاد کبھی وقتِ ضرورت کی ہے

اس نے لاریب حقیقت میں ہے دیکھا ان کو
جس نے بھی خواب میں آقا کی زیارت کی ہے

بخش ڈالا ہے گنہگاروں کو رب نے اس دم
حشر میں جب شہہِ محشر نے شفاعت کی ہے

طَلَعَ البدرُ علینا سے ہے واضح سب پر
کیا حسیں حضرتِ حسّان نے مدحت کی ہے

اس کو خوشنودیء رحمن ہوئی ہے حاصل
جس نے بھی نور مجسم کی اطاعت کی ہے

میرے سرکار نے معراج کی شب اقصیٰ میں
انبیاء اور رسولوں کی امامت کی ہے

امتی مجھ کو بنایا ہے فرید آقا کا
کس قدر مجھ پہ الٰہی نے عنایت کی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعت

ہو مومن تو رکھو بس احمد مختار سے رشتہ
منافق ہیں یقینا جو رکھیں کفار سے رشتہ

قینا رکھتے ہیں وہ خلق کی تلوار سے رشتہ
جنہوں جوڑ رکھا ہے حسیں کردار سے رشتہ

ہوا کرتا ہے رشتہ جس طرح پھولوں کا گلشن سے
غلاموں کا ہے ویسے ہی درِ سرکار سے رشتہ

یقیناً محترم ہے دوجہاں میں،جو بھی رکھتا ہے
حسینِ پاک کے نقشِ سمِ رہوار سے رشتہ

مقدر کی تمہارے تیرگی آقا مٹادیں گے
جو عاشق ہو تو رکھو جذبۂ ایثار سے رشتہ

خلوص و پیار اور الفت مری عادت میں شامل ہے
میں رکھتا ہوں محبت کا شہہِ ابرار سے رشتہ

نہ جانے کب تمہیں گمراہیت میں مبتلا کردے
نہیں رکھنا کبھی تم دین کے غدار سے رشتہ

حضور پنجتن کی پاک الفت قلب میں رکھو
جو رکھنا ہو اگر تم کو فریدِ زار سے رشتہ

نعت

یا جمیل الشیم یا شفیع الوریٰ
ہو درود آپ پر ہو سلام آپ پر
آپ کر دیجئے ہم پہ لطف و عطا
ہو درود آپ پر ہو سلام آپ پر

میرا دامن مرادوں سے بھر دیجئے
اور بگڑا مقدر بنا دیجئے
مونسِ بیکساں یا حبیب خدا
ہو درود آپ پر ہو سلام آپ پر

کاش مل جائے اذنِ حضوری ہمیں
روضۂ پاک پر جاکے ہم سب پڑھیں
یا شفیع الامم س رورِ انبیا
ہو درود آپ پر ہو سلام آپ پر

جس پہ قرباں ہیں عالم کی سب رونقیں
ہیں جہاں رحمتیں ہیں جہاں برکتیں
آپ کا ہے در ہے سرکار جنت نما
ہو درود آپ پر ہو سلام آپ پر

پہنچے معراج کو جب شہہ دوجہاں
تھا فرشتوں کے اس وقت ورد زباں
مصطفیٰ مجتبیٰ اے شہہ دوسرا
ہو درود آپ پر ہو سلام آپ پر

حکم قرآن ہے رب کا فرمان ہے
تاجدار دو عالم کی یہ شان ہے
مومنو دل سے کہتے رہو دائما
ہو درود آپ پر ہو سلام آپ پر

زندگی بھر فرید نوا آپ کا
یونہی کرتا رہے تذکرہ آپ کا
نازش دوجہاں محرم کبریا
ہو درود آپ پر ہو سلام آپ پر

نعت

خدا کے بعد جو سب سے معظم اور برتر ہے
محمد مصطفٰے صل علی محبوب داور ہے

وہی یاسین و طٰہٰ ہے وہی ہر اک کا سرور ہے
جو محبوبِ خدا ہے اور شفیعِ روزِ محشر ہے

کرم اس کا سدا ہر ایک پر ہوتا برابر ہے
وہ رحمت اور عطاءِ کبریا کا اک سمندر ہے

بغیرِ حبِّ احمد کوئی مومن ہو نہیں سکتا
محبت ان سے کرنا لازمی ہم سب کے اوپر ہے

وہاں کا حسن اور رعنائیاں اعلان کرتی ہیں
منور نورِ وحدت سے رسول پاک کا در ہے

وہ جس نے دین احمد پر فدا گھربار کر ڈالا
وہ نورِ چشمِ زہرہ حضرتِ سبطِ پیمبر ہے

ذرا قربت تو دیکھو بعدِ رحلت بھی شہہِ دیں کے
ادھر فاروقِ اعظم ہے ادھر صدیق اکبر ہے

فریدِ زار مجھ کو گمرہی کی فکر ہو کیونکر
حسین ابن علی سبطِ نبی جب میرا رہبر ہے

منقبت

بیاں کر پائیں کیا ہم شان شفقت غوث اعظم کی
ہمارے ساتھ ہے ہر دم حمایت غوث اعظم کی

کبھی گمراہیوں کی کھائیوں میں گر نہیں سکتا
جسے حاصل ہو دنیا میں قیادت غوثِ اعظم کی

جو ہیں ان کے عقیدت منداورمحبوب ہیں ان کے
انہیں لے جائے گی جنت میں قربت غوث اعظم کی

خطیب وقت بن جاتا فریدِ عصر بن جاتا
جو سن لیتا اگر کوئی خطابت غوثِ اعظم کی

وہ جس کے قلب میں نورِ ہدایت ہی نہیں پہنچا
سمجھ پائے گا وہ کیسے ولایت غوث اعظم کی

ہو قبر و حشر و میزاں ہر جگہ پر کام آئے گی
عقیدت غوث اعظم کی محبت غوث اعظم

کسی کے بھی گھٹانے سے یقیناً گھٹ نہیں سکتی
خدا نے ہے بڑھائی قدر و عزت غوث اعظم کی

فریدِ زار دنیا آپ کی مدحت کناں ہوگی
اگر کرتے رہو گے دل سے مدحت غوث اعظم کی

منقبت

ہے رنجیدہ میرا جگر غوث اعظم
کرم کی ہو مجھ پر نظر غوث اعظم

دعا میں ہو اتنا اثر غوث اعظم
پہنچ جاؤں طیبہ نگر غوث اعظم

اگر آپ چاہو تو ہو جائے پل میں
مری شام غم کی سحر غوث اعظم

ہے نورِ نبی کی چمک سے تمہارا
رخِ پاک رشکِ قمر غوث اعظم

جو رکھتا ہے دل میں اگر تم سے نفرت
وہ ہوجائے خانہ بدر غوث اعظم

سکھا دیجئے گا عطا کیجئے گا
مجھے شاعری کا ہنر غوث اعظم

رہا کرتے تھے خالقِ جزو و کل کی
عبادات میں رات بھر غوث اعظم

ترے آستاں پر بحسنِ عقیدت
جھکاتے ہیں سر تاجور غوث اعظم

وہاں نور رم جھم برسنے لگا ہے
جہاں بھی ہوئے جلوہ گر غوث اعظم

جہاں بارشِ نور ہوتی ہے ہر دم
دکھا دیجئے اپنا در غوث اعظم

فرید حزیں کی تمنا ہے، در کا
میسر ہو اس کو سفر غوث اعظم

نعت

دینِ نبی سے کتنی ہے الفت نہ پوچھئے
اسلام سے حسین کی چاہت نہ پوچھئے
سورج اگایا چاند کو دو ٹکڑے کر دیا
دست رسول پاک کی قدرت نہ پوچھئے
مکھی شہد کی تم کو بتائے گی بر ملا
اسمِ محمدی کی حلاوت نہ پوچھئے
مداح ان کا خود ہے خدا وندِ ذو الکرم
مجھ سے مرے حضور کی مدحت نہ پوچھئے
اس میں نہاں ہے عشقِ شہنشاہ ِ دوجہاں
میرے دل غریب کی عظمت نہ پوچھئے
نا آشنا سا ہوگیا دنیاوی درد سے
یادِ نبی کے درد کی لذت نہ پوچھئے
بدر و اُحد ہو یا ہو وہ ہجرت کا واقعہ
صدیق کی رسول سے قربت نہ ہوچھئے
جاری کیا ہے نیل کو پیغام بھیج کر
حضرت عمر کی شانِ کرامت نہ ہوچھئے
تنہا یزیدی فوج کے چھکے چھڑا دیئے
شیرِ خدا کے شیر کی ہمت نہ پوچھئے
کرتے ہی رہیے دین کی خدمت فرید بس
کیسی ملے گی آپ کو اجرت نہ پوچھئے

منقبت

غم و آلام کا سر پر ہے چھپر شاہِ جیلانی
خدارا چشم رحمت مجھ گدا پر شاہِ جیلانی
ترا کنبہ ہے ہر کنبے سے برتر شاہِ جیلانی
حسن کے لاڈلے آلِ پیمبر شاہِ جیلانی
کہوں کیا منکشف ہیں آپ پر بدحالیاں میری
مرے حالات کو کردیجے بہتر شاہِ جیلانی
بلائیں لینے آتے تھے زمیں پر چاند اور سورج
تھا اسدرجہ ترا چہرہ منور شاہِ جیلانی
کبھی آنکھوں سے بھی دیدار کا موقعہ میسر ہو
تصور میں مکیں ہے آپ کا در شاہِ جیلانی
وفورِ شوق سے سننے کو اک انبوہ آجاتا
مخاطب جب کبھی ہوتے کہیں پر شاہ جیلانی
تمہارے فیض کی کرنوں سے ابتک جگمگاتے ہیں
ولایت کے بہت سے ماہ و اختر شاہ جیلانی

خدارا مجھ فریدِ زار پر چشمِ کریمانہ
مصیبت آ پڑی ہے اب مرے سر شاہ جیلانی

حمد

خداء پاک دیتا ہے یہ ہم تسلیم کرتے ہیں
محمد مصطفٰی سب کو مگر تقسیم کرتے ہیں

نبی آل نبی کی دل سے جو تعظیم کرتے ہیں
مقدر میں وہ اپنے کوثر و تسنیم کرتے ہیں

وہ جائیں گے ---- لجام نار پہنے جانب دوزخ
جو قرآں اور حدیثوں میں اگر ترمیم کرتے ہیں

یہ ہے اعجاز انگشت مبارک کا شہہ دیں کی
وہ جب بھی چاہتے ہیں تو قمر دونیم کرتے ہیں

وفور شوق سے جنت میں اپنا گھر بنانے کو
رسول پاک کا ہر حکم ہم تسلیم کرتے ہیں

پہل ہے میم سے مکہ مدینہ اور مکنپور کی
اسی باعث محبت سے ادا ہم میم کرتے ہیں

اسی کا مدعا -------- منظور کرتا ہے تعالی اللہ
شہہ کون و مکاں کاغذ پہ جسکے جیم کرتے ہیں

فرید زار ---- ان کی عزتیں ہیں دونوں عالم میں
محمد مصطفٰی کی دل سے جو تحریم کرتے ہیں

نعت

رحمت کون و مکاں ہیں---- یہ بتا دیتے ہیں
جب بھی دیتے ہیں تو دامن سے سوا دیتے ہیں

ڈوبتی ناؤ کو------ پل بھر میں ترا دیتے ہیں
جب بھی منجدھار میں آقا کو صدا دیتے ہیں

جو بھی عشاق ہیں اک حکم پہ شاہ دیں کے
جان اور مال سبھی----- اپنا لٹا دیتے ہیں

یہ ہے اخلاق کا معیار-------- مرے آقا کے
گالیاں سن کے بھی دشمن کو دعا دیتے ہیں

وہ وفادار نبی ------ ہو نہیں سکتے ہر گز
ہوکے مسلم جو کسی کو بھی دغا دیتے ہیں

حوصلہ بخش ------ کے سرکار ہر اک غازی کے
اکھڑے قدموں کو بس اک پل میں جما دیتے ہیں

رب کی بخشش سے ہر اک شئ کا فرید عاصی
مصطفٰی جان کرم ---- غیب بتا دیتے ہیں

نعت

طیبہ کی رہگزار ہو اور پائے آرزو
مولی کسی طرح سے یہ بر آئے آرزو

تقدیر کا ستارہ یقینا چمک اٹھے
جس کو در رسول پہ لے جائے آرزو

جب مژدۂ حضوریٔ طیبہ ------ ہمیں ملے
تب کھل اٹھیں گے قلب میں گلہائے آرزو

یارب کبھی یہ موقع میسر ہو زیست کو
ساغر سرور و کیف کے چھلکائے آرزو

گر مدعائے دید مدینہ نصیب ہو
دامن ہزار شوق سے پھیلائے آرزو

رکھیں زباں پہ ورد درود و سلام کا
جن کو در حبیب پہ ----- پہنچائے آرزو

ہجر غم حبیب کی لذت اٹھایئے
جب تک فرید آپ کو تڑپائے آرزو

نعت

اے آنے والو جو دربار مصطفے آؤ
دل و نظر میں لئے عشق بے بہا آؤ
ملے گا چلنے سے جس پر در شفا آؤ
بتاؤں آپ کو ----- اک ایسا راستہ آؤ
وہ راستہ ہے محمد کے در کا اے لوگو
چلو وہیں پہ عقیدت سے سر جھکا آؤ
کیا ہے انگلی سے دو نیم ماہ کامل کو
سناؤں آپ کو ----- آقا کا معجزہ آؤ
دیار نور مجسم سے آ رہی ہے صدا
یہاں ملے گی تمہیں دولت بقا آؤ
فراز عرش سے شاہنشہ دو عالم کو
ہوا یہ حکم کہ نعلین زیر پا آؤ
یقین جانو مقدر کو جگمگا دیں گے
جلا کے ان کی محبت کا تم دیا آؤ

فرید زار ہے محصور کچھ مصائب میں
مدد کو اس کی ----- شہنشاہ دوسرا آؤ